Page 2.

آگے آیات میں دو اور قوموں کا ذکر ہوا ہے۔ جن پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ انکے واقعات ہم مکہ والوں کو کیوں سنائے جا رہے ہیں؟

جواب: اَصْحَابُ الْأَيْكَةِ یا جنگل والے یعنی قوم شعیب اور حجر والوں کا قصہ ہے حضرت صالح علیہ السلام کی قوم۔ یہ بستیاں مکہ والوں کے راستے میں پڑتی تھی۔ جب وہ تجارت کیلئے نکلتے تھے۔ ان بستیوں کے کھنڈرات دیکھ کر انکے لئے عبرت کے پہلو اور نشانیاں تھیں۔ اور اب ہم قرآن پڑھنے والوں کیلئے ہیں۔ اللہ کی پکڑ سے کوئی اپنے آپکو محفوظ نہ سمجھے۔

سوال: آیت 85: یہاں حق کے ساتھ پیدا کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ہر چیز ایک مقصد کے ساتھ بنائی گئی ہے۔ تو ہمیں بھی اپنی زندگی کا مقصد سمجھنا چاہیے۔

سوال ۲: اور اسی آیت میں "السَّاعَةَ" سے کس چیز کی طرف اشارہ ہے؟ ہمیں یہاں کیا بات سمجھ میں آرہی ہے؟

جواب: یہاں اس سے مراد دعوت حق اور اس کے منکروں کے درمیان فیصلے کا دن ہے۔ روز قیامت بھی ہے۔
پہلے رسولوں کے واقعات سنا کر یہ بات سمجھائی گئی جس طرح انکی قومیں منکر ہوئیں اور انکو ناکامی ہوئی اسی طرح اب بھی منکرین اور سرکش لوگ ناکام ہونگے اور عنقریب حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے گا
اس لئے رسول ؐ کو درگزر کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے کہ اللہ جو سبکا خالق ہے وہ سب کے حالات جانتا ہے لہذا بندوں کو انکے حال پہ چھوڑ دیجیے۔

آیت 87: یہاں سے آخر سورہ تک کی آیات اگرچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا گیا لیکن اس میں وہ مومن بھی شامل ہیں جو مکہ میں ایمان لائے اور مظلومی، بے سروسامانی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔